کیا قربانی کی نیت سے پالا ہوا بکرا بیچ سکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر:Pin 5754

تاریخ:12-08-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے بھائی صاحب نصاب نہیں ہیں، لیکن ان کے پاس ایک بکرا ہے۔انہوں نے نیت یہ کی تھی کہ اس سال اس بکرے کی قربانی کروں گا، لیکن اب وہ اس بکرے کو بیچنا چاہتے ہیں۔پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس نیت کی وجہ سے ان پر قربانی لازم ہو چکی ہے یا نہیں اوران کا اب اس بکرے کو بیچنا کیسا؟

نوٹ:سائل نے وضاحت کی کہ ان کے بھائی نے وہ بکرا خریدا نہیں تھا، بلکہ وہ بکرا گھر کا ہی ہے، جس پر انہوں نے قربانی کی نیت کی تھی اور قربانی کی کوئی منت بھی نہیں مانی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کے بھائی شرعاً اس بکرے کو بیچ سکتے ہیں، کیونکہ جو شخص صاحب نصاب نہ ہو (یعنی اس کے پاس سونا چاندی، روپیہ پیسہ یا حاجت اصلیہ سے زائد سامان یا یہ سب مل کر اتنے نہ ہوں کہ جن کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر بنے)، تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوتی اور ایسا شخص اگر کسی جانور کا پہلے سے مالک ہو اور اس پر قربانی کی نیت کر لے، تو فقط اس نیت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب نہیں ہو جاتی، لہذا اس بکرے کو بیچ سکتے ہیں۔البتہ آپ کے بھائی کی نیت بہت اچھی ہے، ممکنہ صورت میں انہیں اس نیت کو پورا کرنا چاہیے، کہ اپنی اچھی نیت کو پورا کرنا صدقِ نیت کہلاتا ہے اور یہ صحابہ کرام اور صدیقین کا طریقہ ہے۔

فقیر اگر اپنے پاس موجود جانور کو قربان کرنے کی نیت کر لے، تو اس وجہ سے اس پر قربانی واجب نہیں ہوتی۔چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے:”ولو کان فی ملک انسان شاۃ، فنوی ان یضحی بھا او اشتری شاۃ ولم ینو الاضحیۃ وقت الشراء، ثم نوی بعد ذلک ان یضحی بھا لا یجب علیہ سواء کان غنیا او

فقیرا، لان النیة لم تقارن الشراء فلا تعتبر" ترجمہ: اگر کسی شخص کی ملکیت میں بکری تھی اور اس نے اسے قربان کرنے کی نیت کرلی یا بکری خریدی اور خریدتے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، پھر بعد میں قربانی کی نیت کر لی، تو اس پر قربانی واجب نہیں ہو گی، برابر ہے کہ وہ شخص غنی ہو یا فقیر، کیونکہ نیت خریداری کے وقت نہیں تھی، لہذا اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(بدائع الصنائع، کتاب التضحیه، مایجب علی الغنی دون الفقیر، ج4، ص193، مطبوعه کوئٹه)

اسی بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "فقیر اگر بہ نیتِ قربانی خریدے، اس پر خاص اس جانور کی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ **اگر جانور اس کی ملک میں تھا اور قربانی کی نیت کرلی یا خریدا، مگر خریدتے وقت نیت قربانی نہ تھی، تو اس پر وجوب نہ ہو گا۔**"

(فتاوی رضویه، ج20، ص451، مطبوعه رضافاؤنڈیشن، لاهور)

اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "بکری کا مالک تھا اور اس کی قربانی کی نیت کر لی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی، بعد میں نیت کر لی، تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہو گی۔" (بہارِ شریعت، ج3، ص332، مطبوعه مکتبة المدینه، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــه

مفتی محمد قاسم عطاری

29 ذیقعدة الحرام 1439ھ 12 اگست 2018ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے